کیا معاویہ بن ابی سفیان رض کاتب وحی تھے؟

(تحریر: محمد کاشف خان)

علماء اہل سنت کا اس بارے میں اختلاف موجود ہے کہ آیا معاویہ بن ابی سفیان رض کاتب وحی تھے؟ جب کہ کبار ائمہ اہل سنت جس میں المدائنی، امام طبری وغیرہ کا موقف یہ رہا ہے کہ وہ صرف رسول اللہ ﷺ کی خط و کتابت کرتے تھے۔ جب کہ قرآن نازل ہونے کے اکیس سال بعد ایمان لانے والے حضرات معاویہ رض، جب قرآن کا نزول رہ ہی کتنا گیا تھا؟۔ اکیس سال تک جن صحابہ کرام نے قرآن لکھا، ہمارے ہاں افسوس لوگوں کو ان کا نام تک نہیں پتا اور ان صحابہ کے ساتھ کاتب وحی لکھا بھی نہیں جاتا، جو اس کے اصل حقدار ہیں۔

معاویہ رض کا کاتب وحی ہونا کسی صحیح روایت سے ثابت ہونا، ہمارے علم میں نہیں۔ جن صحیح روایات میں لفظ کاتب مذکور ہے، ان میں صرف لفظ کاتبِ استعمال ہوا ہے جس سے عام خط و کتابت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

اب جس ایک روایت جو دلائل النبوۃ البیہقی سے نقل کی جاتی ہے اس میں لفظ "کاتب وحی" موجود ہے، ظاہری طور پر اس کی سند درست نظر آتی ہے لیکن اس میں "یکتب الوحي" کے الفاظ شاذ اور غیر محفوظ ہیں، جس پر ہم آگے چل کر تفصیل سے بحث کریں گے۔

(1) کاتب وحی یا گلے کی ہڈی؟

لیکن جس دلائل النبوۃ للبیہقی کی روایت میں یہ الفاظ موجود ہے، اس میں اس تاویل کا بھی رد موجود ہے کہ "لا اشبع الله بطنه" سے مراد نبی ﷺ کی معاویہ رض کے لیے حقیقی بد دعاء ہی ہے کیونکہ اسی روایت کے آخر میں یہ الفاظ موجود ہیں "فَمَا شبع بَطْنُهُ أَبَدًا" اور پھر معاویہ کا پیٹ اللہ نے کبھی نہیں سیر کیا۔

لیکن یہ کاتب وحی کہنے والے آدھی ادھوری روایت نقل کرتے ہیں، جب کے پوری روایت میں فضائل کی حقیقت آشکار ہو جاتی ہے

(2) کاتب وحی کے الفاظ شاذ ہیں:

یہ روایت ابن عباس سے ابو حمزہ القصاب نے بیان کی ہے، جو اس روایت کے مرکزی راوی ہے اور ان سے بیان کرنے والے درج ذیل راوی ہیں:

(1) امام شعبہ، جو حفظ کے پہاڑ ہیں (صحیح مسلم)

(2) ھشام بن ابی عبد اللہ الدستوائی، ثقہ حافظ (مسند ابی داؤد الطیالسی)

(3) ابو عوانہ ثقہ حافظ امام (مسند ابی داؤد الطیالسی وغیرہ)

(4)سفیان ثوری ثقہ حافظ امام (طبقات المحدثین باصبھان)

اب ان "یکتب الوحي" الفاظ کو ابو حمزہ القصاب سے کسی بھی امام نے بیان نہیں کیا، جو اس بات پر واضح دلیل ہے کہ یہ الفاظ شاذ اور غیر محفوظ ہیں۔

یہ الفاظ دراصل صرف "دلائل النبوۃ للبیہقی" میں موجود ہے۔

جس کی سند کچھ یوں ہے:

"أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ۔۔".

اب اس روایت کو ابو حمزہ القصاب سے ابو عوانہ نے بیان کیا ہے اور ان سے موسی بن اسماعیل نے۔

اب یہ بات یاد رہے کہ یہ الفاظ ابو عوانہ نے شاذ بیان نہیں کئے، کیونکہ ابو عوانہ سے بیان کرنے والے تین راوی ہیں:

(1)۔امام ابو داؤد الطیالسی (صاحب مسند)

(2) بکر بن عیسی (مسند احمد)

(3)موسی بن اسماعیل (دلائل النبوۃ للبیہقی)

اور ابو عوانہ سے بھی صرف موسی بن اسماعیل نے ں بیان کئے ہیں، جو کہ غالباً موسی بن اسماعیل کی طرف سے اضافہ ہے یا پھر ان سے نیچھلے طبقے ھشام بن علی اور علی بن حماشد میں سے کسی ایک کا، مزید تحقیق سے معلوم ہوتا ہے یہ موسی بن اسماعیل سے دو طریق سے مروی ہے اور اس میں بھی صرف ان کے ایک ہی شاگرد نے یہ حدیث بیان کی ہے.

ابو عوانہ سے تین لوگوں نے یہ روایت بیان کی ہے:

(1) عفان (ثقہ ثبت) عن ابی عوانہ عن ابی حمزہ عن ابن عباس.

(2) بکر بن عیسی ابو بشر الرابسی (ثقہ حافظ) عن ابی عوانہ عن ابی حمزہ عن ابن عباس.

(3) موسی بن اسماعیل (ثقہ حافظ) عن ابی عوانہ عن ابی حمزہ عن ابن عباس.

ان میں موسی بن اسماعیل کے علاوہ کسی نے "یکتب الوحی" کے الفاظ نقل نہیں کیے، لیکن موسی بن اسماعیل سے بھی یہ روایت دو طریق سے مروی ھے:

أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبُو حَمْزَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ.....

(دلائل النبوۃ للبیہقی ۲۵۱۲)

ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْقَصَّابِ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ .....

(الشریعہ للآجری ۱۹۲۷)

موسی بن اسماعیل کے شاگرد اَحمد بن منصور الرمادی ثقہ حافظ ہیں اور اوثق راوی ہیں ھشام بن علی السدوسی سے جنکے متعلق ابن حبان نے مستقیم الحدیث کی تعدیل کی ہے، اَحمد بن منصور نے بھی یہ لفظ بیان نہیں کیا ہے۔ تو اصلا یکتب الوحی راوی ھشام بن علی السدوسی کا اپنا وہم ہے نا کہ روایت کے الفاظ۔

امام ابوداوٗد الطیالسی نے یہ روایت یکساں ابوعوانہ اور ھشام الدستوائی کے واسطہ سے بیان کی ہے، جس میں یہ "یکتب الوحی" کے الفاظ مروی نہیں۔ اور مسند احمد میں بھی بکر بن عیسیٰ نے ابوعوانہ سے یہ الفاظ بیان نہیں کئے، جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ امام ابوعوانہ سے بھی محفوظ نہیں، بلکہ ان سے نچلے طبقے میں دلائل النبوۃ للبیہقی والی سند میں کسی کی طرف سے ادراج ہے۔

ابوعوانہ کی ھشام الدستوائی نے متابعت کر رکھی ہے، اور مسند ابی داوٗد الطیالسی کی اس روایت میں یہ الفاظ موجود نہیں۔ جو ایک اور زبردست دلیل ہے کہ یہ الفاظ شاذ ہیں۔

لہذا، امام ابوعوانہ کی خود کی روایت جو حفاظ اور جماعت کے موافق ہے جس کو امام شعبہ، سفیان ثوری، ھشام الدستوائی نے بیان کیا ہے، ان میں "یکتب الوحی" کے الفاظ موجود نہیں۔

لہذا ثابت ہوا کہ یہ الفاظ حدیث میں غیر محفوظ اور شاذ ہیں، حفاظ کی جماعت نے یہ الفاظ بیان نہیں کئے۔

خود ابوعوانہ سے بھی یہ الفاظ ثابت نہیں۔

پس ثابت ہوا معاویہ بن ابی سفیان رض کا کاتب وحی ہونا کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں۔

نیچے تمام روایات آسانی کے لیے نقل کر دی گئیں ہیں۔

1۔ مسند ابی داوٗد الطیالسی

٢٨٦٩ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، وَأَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْقَصَّابِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَى مُعَاوِيَةَ يَكْتُبُ لَهُ. فَقَالَ: إِنَّهُ يَأْكُلُ ثُمَّ بَعَثَ إِلَيْهِ فَقَالَ: إِنَّهُ يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا أَشْبَعَ اللَّهُ بَطْنَهُ» [] قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ فَارِسٍ، الرَّاوِي عَنْ يُونُسَ بْنِ

حَبِيبٍ، مَعْنَاهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ: لَا أَشْبَعَ اللَّهُ بَطْنَهُ فِي الدُّنْيَا حَتَّى لَا يَكُونَ مِمَّنْ يَجُوعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ لِأَنَّ الْخَبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «أَطْوَلُ النَّاسِ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا أَطْوَلُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

2۔ صحیح مسلم

٢٦٠٤ (حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ، وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْقَصَّابِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ، قَالَ فَجَاءَ فَحَطَأَنِي حَطْأَةً، وَقَالَ: «اذْهَبْ وَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ» قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: هُوَ يَأْكُلُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِيَ: «اذْهَبْ فَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ» قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: هُوَ يَأْكُلُ، فَقَالَ: «لَا أَشْبَعَ اللهُ بَطْنَهُ» قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: قُلْتُ لِأُمَيَّةَ: مَا حَطَأَنِي؟ قَالَ: قَفَدَنِي قَفْدَةً

3۔ طبقات المحدثین باصبھان 3/33

ثنا محمد بن يحيى، قال: ثنا أبو الحجاج، قال: ثنا ابن نمير، قال: ثنا محمد بن بشير، عن سفيان، عن أبي حمزة عمران بن أبي عطاء، عن ابن عباس، قال: بعث النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلى فلان، فقالوا: يأكل لا أشبع الله بطنه

4۔ انساب الاشراف البلاذری

حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْفَرَّاءُ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وإسحاق قالوا، حدثنا الحجّاج بن محمّد الأعور حدثنا شعبة عن أبي جمرة «» قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: مَرَّ بِي رَسُول اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأنا أَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاخْتَبَأْتُ مِنْهُ خَلْفَ بَابٍ، فَدَعَانِي فَحَطَأَنِي حَطْأَةً ثُمَّ بَعَثَنِي إِلَى مُعَاوِيَةَ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: هُوَ يَأْكُلُ، ثُمَّ بَعَثَنِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ: هُوَ يَأْكُلُ بَعْدُ، [فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لا أَشْبَعَ اللَّهُ بطنه.] قال أبو جمرة: فَكَانَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ ذَلِكَ لا يَشْبَعُ.

5۔ دلائل النبوۃ للبیھقي

.أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، قَالَ:

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

6۔ مسند احمد

٣١٠٤ - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عِيسَى أَبُو بِشْرٍ الرَّاسِبِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: كُنْتُ غُلَامًا أَسْعَى مَعَ الْغِلْمَانِ، فَالْتَفَتُّ، فَإِذَا أَنَا بِنَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَلْفِي مُقْبِلًا، فَقُلْتُ: مَا جَاءَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلا إِلَيَّ، قَالَ: فَسَعَيْتُ حَتَّى أَخْتَبِئَ وَرَاءَ بَابِ دَارٍ، قَالَ: فَلَمْ أَشْعُرْ حَتَّى تَنَاوَلَنِي، فَأَخَذَ بِقَفَايَ، فَحَطَأَنِي حَطْأَةً، فَقَالَ: " اذْهَبْ فَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ " قَالَ: وَكَانَ كَاتِبَهُ، فَسَعَيْتُ فَأَتَيْتُ مُعَاوِيَةَ، فَقُلْتُ: أَجِبْ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّهُ عَلَى حَاجَةٍ

(تحریر: محمد کاشف خان 2020)